www.iqbalkalmati.blogspot.com

تذکرہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

احوال و کارنامے

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

ناشر
مکتبہ کوثر، ڈائمنڈ اپارٹمنٹس دھاراوی
جسمین روڈ، بمبئی ۱۷

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

(بارِ اوّل) دو ہزار — ۲۰۰۰

کتاب :- تذکرہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی
احوال و کارنامے

کتابت :- محمد اکبر بستوی

طباعت :- عکاظ پرنٹرس (آفسیٹ)

صفحات :- ۴۰ - چالیس

قیمت :- 3/-

باہتمام

محمد شعیب ادریس

مکتبہ کوثر، ڈائمنڈ اپارٹمنٹس، دھاراوی

جسمین روڈ، بمبئی ۱۷

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عرضِ ناشر

اس پرفتن دور میں ملّتِ اسلامیہ کے تقریبًا تمام طبقہ بالخصوص نوجوان طبقہ عجیب کشمکش و پیچ میں مبتلا ہے، ایک طرف کچھ لوگ بزرگانِ سلف کو ایک افسانوی انسان بنا کر پیش کر رہے ہیں تو دوسری طرف کچھ نام نہاد و ترقی پسند حضرات انہیں کیا بلکہ پورے دین ہی کو لائق توجہ نہیں گردانتے، ایسے ماحول میں ضرورت ہے کہ ایسے رسائل اور کتابیں شائع کیجائیں جو اسلاف کی شخصیت کی صحیح عکاسی کر سکیں انکی سیرت انکے تحقیقی و تصنیفی کارنامے اور انکی زندگی کے سبق آموز واقعات جو سبھی کیلئے مشعلِ راہ ہو سکتے ہیں، صحیح اور مستند حوالوں کی بنیاد پر شائع کیا جائے، اسی کے پیشِ نظر مکتبہ کوثر نے دین کی معیاری کتابوں کی نشر و اشاعت کا نظم کیا ہے اسی سلسلۃ الذھب کی ایک کڑی موجودہ کتاب تذکرہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ احوال و کارنامے — یہ دراصل عالمِ اسلام کے مشہور مفکر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی مشہور زمانہ کتاب "تاریخ دعوت و عزیمت" کا ایک جزو ہے جو اس مادہ پرستانہ زندگی میں جویائے حق کیلئے مشعلِ راہ ہے جسے پڑھنے سے قلب میں ایمان کی حلاوت اور یقین کا نور پیدا ہوتا ہے، موجودہ کتاب مشہور صاحبِ قلم مصنف مولانا عبدالرحمٰن پرواز اصلاحی کے بیش قیمت پیش لفظ کیساتھ حضرت مصنف مدظلہ العالی کی اجازت سے شائع کیجا رہی ہے امید ہے تمام اہل علم طبقے اسکا خیر مقدم کرینگے، اور دینی کتابوں کی نشر و اشاعت میں مکتبہ کیساتھ تعاون فرمائینگے۔ حق ادا نہ ہوگا اگر ہم اپنے ان سرپرستوں کا شکریہ نہ ادا کریں جنہوں نے پُرخلوص دعاؤں اور گرانقدر مالی تعاون سے نوازا، نیز طباعت وغیرہ کے سلسلے میں اعانت فرمائی خصوصًا عزیز گرامی مولوی احمد حسن قاسمی کا تعاون تشکریہ کے کلمات سے فروتر ہے، اللہ تعالیٰ سبھی کو جزائے خیر عطا فرمائے (آمین)

محمد شعیب ادریس

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

پیش لفظ

محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی جلیل القدر اور عظیم المرتبت شخصیت سے کروڑوں مسلمان والہانہ عقیدت رکھتے ہیں، دعوت و اصلاح، تجدید و احیائے دین کی آپ نے جو عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں ان سے ہر تعلیم یافتہ مسلمان کو واقف رہنا ضروری ہے، آپکے حالات اور کارناموں کے پڑھنے سے نہ صرف دلوں میں ایمانی کیفیت پیدا ہوتی ہے بلکہ اتباع سنت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے، روحانیت اور اعلیٰ اخلاقی اوصاف کا درس ملتا ہے، عربی، فارسی اور اردو ترجمہ میں آپکے متعلق بیشمار کتابیں لکھی گئی ہیں، لیکن ان کتابوں میں واقعات کے بیان کرنے میں نہ ان کی صحت کا لحاظ رکھا گیا ہے اور نہ مستند حوالوں کی طرف رجوع کیا گیا ہے، مصنفین کے نزدیک نہ تو ان کے لکھنے سے کوئی خاص مقصد رہا ہے، نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت شیخ جیلانیؒ کا اصل کارنامہ کشف و کرامات کے انبار میں گم ہو کر رہ گیا۔

پہلی بار اس خاص پہلو کو عالم اسلام کے مفکر و داعی حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی نے اپنی مشہور تصنیف "تاریخ دعوت و عزیمت" کے حصہ اول میں نہایت خوبی کے ساتھ بہت نمایاں طریقے سے پیش کیا ہے، مولانا شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلامؒ اور امام ابن تیمیہؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں:۔

"شیخ کی کرامات حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں ان میں سب سے بڑی کرامت مردہ دلوں کی مسیحائی تھی اللہ تعالیٰ نے آپکے قلب کی توجہ اور زبان کی تاثیر سے لاکھوں انسانوں کو نئی زندگی عطا فرمائی، آپکا وجود اسلام کیلئے ایک

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بادِ بہاری تھا جنھوں نے دلوں کے قبرستان میں نئی جان ڈالدی اور عالم اسلام میں ایمان و روحانیت کی ایک نئی لہر پیدا کردی "

یہ مختصر سی کتاب حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تاریخ دعوت و عزیمت حصہ اول کا وہ باب ہے جو حضرت عبد القادر جیلانی کے احوال و کارناموں سے تعلق رکھتا ہے، مولانا کے قلم کی بڑی خصوصیت اسکی دلنشینی و دلآویزی ہے اس میں ادبی چاشنی کیساتھ ایمانی حلاوت بھی ملتی ہے، مولانا نے ہزاروں صفحات کا نچوڑ چند صفحوں میں سمیٹ کر نہایت مؤثر الفاظ میں پیش کردیا ہے جسے در حقیقت حضرت جیلانیؒ کی سوانح کا عطر اور خلاصہ کہنا چاہیئے، اکابر اسلام کی سوانح عمریوں کو اس انداز اور نقطۂ نظر سے پیش کیا جائے تو اس سے صحیح طور سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے، اور زندگی اسلامی سانچے میں ڈھل سکتی ہے، پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس کتاب میں جو کچھ بھی لکھا گیا ہے مستند اور قابلِ اعتبار ماخذ کے حوالہ سے لکھا گیا ہے اور خالص روحانی اور داعیانہ کیفیت کے ساتھ لکھا گیا ہے جس کی وجہ سے انکی یہ تحریر بڑی بڑی کتابوں پر بھاری ہے، اس ولولہ انگیز کتاب کو جو بھی پڑھے گا اپنے دل میں ایمان کی تازگی محسوس کریگا۔

قابلِ مبارکباد ہیں جناب حافظ مولانا محمد شعیب صاحب ادریس مظاہری جنھوں نے اس قیمتی تحریر کی اہمیت کو محسوس کیا اور افادۂ عام کی غرض سے الگ کتابی شکل میں شائع کروا رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ دینی نفع پہونچائے اور جو لوگ اس کی اشاعت میں حصہ لیں انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین،

عبد الرحمٰن پرواز اصلاحی

۲۱ مارچ ۸۳ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

از افاداتِ حضرت مولانا عبد الشکور فاروقیؒ

خوشنودیٔ خدا

ذکر بزرگان دین میں نیت محض خوشنودیٔ خدا کی ہونی چاہیئے کیونکہ خاصانِ خدا کا ذکر سنت اللہ ہے اور موجب نزولِ رحمت ہے، یہ نیت نہ ہونی چاہیئے کہ وہ بزرگ ہم سے خوش ہو جائیں گے، اور ہم کو کچھ نفع ہو جائیں گے

یہ نیت بھی ہونی چاہیئے کہ ان بزرگوں کا تذکرہ کرنے سے ان کے ساتھ للّٰہی محبت پیدا ہوگی جو بڑے ثواب اور فضیلت کی چیز ہے، نیز محبت کا اثر یہ ہے کہ محب کو محبوب کا ہم رنگ بنا دیتی ہے۔

اور چاہئے کہ

بدعات و محرمات سے اجتناب کیا جائے اور روایات صحیحہ بیان کیجائیں، اور کسی کے مناقب و فضائل میں مبالغہ نہ کیا جائے اور جو حد اس کی ہے اس سے آگے نہ بڑھایا جائے، مثلاً کسی تابعی کی فضیلت ایسی نہ بیان کی جائے کہ صحابہ سے ان کا افضل ہونا متوہم ہو، یا صحابہ میں غیر خلفائے راشدین کی فضیلت خلفائے راشدین پر متوہم ہو۔

-۞-

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

تعلیم و تکمیل

سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی ولادت گیلان میں سنہ ۴۷۰ھ میں ہوئی آپکا نسب دس واسطوں سے سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ پر منتہی ہوتا ہے، ۱۸ سال کی عمر میں غالباً ۴۸۸ھ میں بغداد تشریف لائے یہی وہ سال ہے جس سال امام غزالی نے تلاش حق و حصول یقین کے لئے بغداد کو خیرباد کہا تھا یہ محض اتفاق نہیں کہ جب ایک جلیل القدر امام سے بغداد محروم ہوا تو دوسرا جلیل القدر مصلح اور داعی الی اللہ کا وہاں ورود ہوا۔ آپ بغداد میں پوری عالی ہمتی اور بلند حوصلگی کے ساتھ تحصیل علم میں مشغول ہو گئے عبادت و مجاہدات کی طرف طبعی کشش کے باوجود آپ نے تحصیل علم میں قناعت و زہد سے کام نہیں لیا ہر علم کو اس کے باکمال استادوں اور صاحب فن عالموں سے حاصل کیا، اور اس میں پوری دستگاہ پیدا کی، آپکے اساتذہ میں ابوالوفا، ابن عقیل محمد بن الحسن الباقلانی اور ابوزکریا تبریزی جیسے نامور علماء و ائمہ فن کا نام نظر آتا ہے، طریقت کی تعلیم شیخ ابوالخیر حماد بن مسلم الدباس[۱] سے حاصل کی، اور قاضی ابوسعید[۲] مخرمی سے تکمیل کی، اور اجازت حاصل کی۔[۳]

---

۱ شعرانی نے لکھا ہے کہ مریدین کی تربیت میں ان کو بلند مقام حاصل تھا، اور بغداد کے اکثر مشائخ اور صوفیاء انہیں سے وابستہ تھے ۵۲۵ھ میں انتقال ہوا۔ طبقات الکبریٰ ج۔۱ صفحہ ۱۳۳

۲ اصل نام مبارک بن علی بن الحسین ہے۔

۳ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، ذیل طبقات الحنابلہ (ابن رجب)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اصلاح وارشاد اور رجوعِ عام

ظاہری و باطنی تکمیل کے بعد اصلاح وارشاد کی طرف متوجہ ہوئے، مسندِ درس اور مسندِ ارشاد کو بیک وقت زینت دی، اپنے استاذ شیخ مخرمی کے مدرسہ میں تدریس اور وعظ کا سلسلہ شروع کیا، بہت جلد مدرسہ کی توسیع کی ضرورت پیش آگئی، مخلصین نے عمارت میں اضافہ کرکے اس کو آپ کی مجالس کے قابل بنا دیا، لوگوں کا اس قدر ہجوم ہوا کہ مدرسہ میں تل رکھنے کی جگہ نہ رہی، سارا بغداد آپ کے مواعظ پر ٹوٹ پڑا، اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایسی وجاہت و مقبولیت عطا فرمائی جو بڑے بڑے بادشاہوں کو نصیب نہیں، شیخ موفق الدین ابن قدامہ صاحب "مغنی" کہتے ہیں کہ میں نے کسی شخص کی آپ سے بڑھ کر دین کی وجہ سے تعظیم ہوتے نہیں دیکھی، بادشاہ اور وزراء آپ کی مجالس میں نیازمندانہ حاضر ہوتے اور ادب سے بیٹھ جاتے، علماء اور فقہاء کا کچھ شمار نہ تھا، ایک ایک مجلس میں چار چار سو دواتیں شمار کی گئی ہیں جو آپ کا ارشاد قلمبند کرنے کیلئے لائی جاتیں۔

محامد واخلاق

بایں رفعت و منزلت حد درجہ متواضع اور منکسر المزاج تھے، ایک بچہ اور ایک لڑکی بھی بات کہنے لگتی تو کھڑے ہو کر سنتے اور اس کا کام کرتے، غریبوں اور فقراء کے پاس بیٹھتے اور ان کے کپڑوں کو صاف کرتے، جوں نکالتے، لیکن اس کے برخلاف کسی معزز آدمی اور ارکانِ سلطنت کی تعظیم میں کھڑے نہ ہوتے[1]، خلیفہ کی آمد ہوتی تو قصداً دولت خانہ میں تشریف لے جاتے، یہاں تک کہ خلیفہ آکر بیٹھ جاتا، پھر برآمد ہوتے تاکہ

---

[1] الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ج ۱ صفحہ ۱۲۷۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تعظیماً کھڑا نہ ہونا پڑے[1]۔ کبھی کسی وزیر یا سلطان کے دروازہ پر نہیں گئے۔[2]

آپ کے دیکھنے والے اور آپ کے معاصرین آپ کے حسن اخلاق، علو حوصلہ، تواضع وانکسار، سخاوت و ایثار اور اعلیٰ اخلاقی اوصاف کی تعریف میں رطب اللسان ہیں، ایک بزرگ دحرادہ جنھوں نے بڑی طویل عمر پائی اور بہت سے بزرگوں، اور ناموروں کو دیکھا اور ان کی صحبت اٹھائی، فرماتے ہیں:۔

مارأت عيناى احسن خلقا ولا اوسع	میری آنکھوں نے حضرت شیخ عبدالقادر سے بڑھ
صدرا ولا اكرم نفسًا ولا الطف قلبًا	کر کوئی خوش اخلاق فراخ حوصلہ کریم النفس رقیق القلب،
ولا احفظ عهدًا او ودًّا من سيدنا	محبت اور تعلقات کا پاس کرنیوالا نہیں دیکھا، آپ
الشيخ عبد القادر ولقد كان مع جلالة	عظمت اور علو مرتبت اور وسعتِ علم کے باوجود چھوٹے
قدرة وعلو منزلته وسعة علمه يقف	کی رعایت فرماتے بڑے کی توقیر کرتے، سلام میں سبقت
مع الصغير ويوقر الكبير ويبدأ بالسلام	فرماتے کمزوروں کے پاس اٹھتے بیٹھتے غریبوں کیساتھ
ويجالس الضعفا ويتواضع للفقراء	تواضع وانکساری سے پیش آتے حالانکہ آپ کسی
وما قام لاحد من العظماء ولا الاعيان	سربرآوردہ یا رئیس کیلئے تعظیماً کھڑے نہیں ہوتے
ولا الم بباب وزير ولا سلطان[3]	اور نہ کسی وزیر یا حاکم کے دروازہ پر گئے۔

الامام الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف البرزالی الاشبیلی ان الفاظ میں آپ کی تعریف کرتے ہیں:۔

كان مجاب الدعوة سريع الدمعة	آپ مستجاب الدعوات تھے (اگر کوئی عبرت اور رقت
دائم الذكر كثير الفكر رقيق القلب	کی بات کی جاتی) تو جلدی آنکھوں میں آنسو آجاتے

1. ایضاً صفحہ ۱۲۸ 2. ایضاً صفحہ ۱۲۷ 3. ایضاً

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دائم البشر کریم النفس صعب الید	ہمیشہ ذکر و فکر میں مشغول رہتے بڑے رقیق القلب
عزیز العلم شریف الاخلاق	تھے خندہ پیشانی شگفتہ رو کریم النفس،
طیب الاعراق مع قدم راسخ	فراخ دست وسیع العلم بلند اخلاق عالی
فی العبادة والاجتہاد[1]	نسب عبادات اور مجاہدہ میں آپکا پایہ بلند تھا،

مفتی عراق محی الدین ابو عبداللہ محمد بن حامد البغدادی لکھتے ہیں:۔

ابعد الناس عن الفحش اقرب	غیر مہذب بات سے انتہائی دور حق اور حق ول
الناس الی الحق شدید الباس	بات سے بہت قریب اگر احکام خداوندی اور
اذا انتہکت محارم اللہ عزوجل	حدود الٰہی میں سے کسی پر دست درازی ہوتی تو
لا یغضب لنفسہ ولا ینتصر	آپکو جلال آجاتا خود اپنے معاملہ میں کبھی غصہ
لغیر ربہ	نہ آتا، اور اللہ عزوجل کے علاوہ کسی چیز کے
	لئے انتقام نہ لیتے کسی سائل کو خالی ہاتھ
	واپس نہ کرتے خواہ بدن کا کپڑا ہی کیوں نہ
	اتار کر دینا پڑے۔

بھوکوں کو کھانا کھلانے اور ضرورتمندوں پر بے دریغ خرچ کرنے کا خاص ذوق تھا، علامہ ابن النجار آپ سے نقل کرتے ہیں کہ :۔ اگر ساری دنیا کی دولت میرے قبضہ میں ہو تو میں بھوکوں کو کھانا کھلا دوں یہ بھی فرماتے تھے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری ہتھیلی میں سوراخ ہے کوئی چیز اس میں ٹھہرتی نہیں، اگر ہزار دینار میرے پاس آئیں تو رات نہ گذرنے پائے[2] صاحب قلائد الجواہر لکھتے ہیں کہ حکم تھا کہ رات کو

[1] قلائد الجواہر صفحہ ۹ [2] ایضاً

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وسیع دسترخوان بچھے، خود مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول فرماتے، کمزوروں اور غریبوں کی ہم نشینی فرماتے، طلبہ کی باتوں کو برداشت کرتے، اور تحمل فرماتے، ہر شخص یہ سمجھتا کہ اس سے بڑھ کر کوئی ان کا مقرب اور ان کے یہاں معزز نہیں، ساتھیوں میں سے جو غیر حاضر ہوتا اس کا حال دریافت فرماتے اور اس کی فکر رکھتے، تعلقات کا بڑا پاس اور لحاظ رکھتے غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگذر کرتے، اگر کوئی کسی بات پر قسم کھا لیتا تو اس کو مان لیتے اور جو کچھ (حقیقت حال جانتے تھے اس کا اخفاء فرماتے" [۱]

مُردہ دلوں کی مسیحائی

سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی کرامت کی کثرت پر مورخین کا اتفاق ہے شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام اور امام ابن تیمیہ کا قول ہے کہ شیخ کی کرامات حدِ تواتر کو پہنچ گئی ہیں، ان میں سب سے بڑی کرامت مردہ دلوں کی مسیحائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب کی توجہ اور زبان کی تاثیر سے لاکھوں انسانوں کو نئی ایمانی زندگی عطا فرمائی، آپ کا وجود اسلام کے لئے ایک بادِ بہاری تھا جس نے دلوں کے قبرستان میں نئی جان ڈال دی، اور عالم اسلام میں ایمان و روحانیت کی ایک نئی لہر پیدا کر دی [۲] شیخ عمر کیسانی کہتے ہیں کہ کوئی مجلس ایسی نہ ہوتی تھی جس میں یہودی اور عیسائی اسلام نہ قبول کرتے ہوں، اور رہزن خونی اور جرائم پیشہ توبہ سے مشرف نہ ہوتے ہوں، فاسد الاعتقاد اپنے غلط عقائد سے توبہ نہ کرتے ہوں [۳]

جبائی کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت شیخ نے ایک روز فرمایا کہ میری تمنا ہوتی ہے

---

[۱] قلائد الجواہر ص ۸ [۲] ذیل طبقات الحنابلہ ابن رجب [۳] جلاء العینین [۴] قلائد الجواہر و مختلف کتب تذکرہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کہ زمانہ سابق کی طرح صحراؤں اور جنگلوں میں رہوں، نہ مخلوق مجھے دیکھے نہ میں اس کو دیکھوں، لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کا نفع منظور ہے، میرے ہاتھ پر پانچ ہزار سے زیادہ یہودی اور عیسائی مسلمان ہو چکے ہیں، عیاروں اور جرائم پیشہ لوگوں میں سے ایک لاکھ سے زائد توبہ کر چکے ہیں، اور یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔

مورخین کا بیان ہے کہ بغداد کی آبادی کا بڑا حصہ حضرت کے ہاتھ پر توبہ سے مشرف ہوا۔ اور بکثرت یہودی اور عیسائی اور اہلِ ذمہ مسلمان ہوئے۔ [1]

تعلیمی مشاغل وخدمات

اعلیٰ مراتب ولایت پر فائز ہونے اور نفوس واخلاق کی تربیت واصلاح میں ہمہ تن مشغول ہونے کے ساتھ آپ درس وتدریس، افتاء، اور تصحیح اعتقاد اور مذہب اہلسنت کی نصرت وحمایت سے غافل نہ تھے، عقائد واصول میں امام احمد اور محدثین کے مسلک پر تھے۔ مذہب اہلسنت اور سلف کے مسلک کو آپ سے بڑی تقویت حاصل ہوئی۔ اور اس کے مقابلہ میں اعتقادی وعملی بدعات کا بازار سرد ہو گیا، ابن السمعانی کہتے ہیں کہ متبعینِ سنت کی شان آپکی وجہ سے بڑھ گئی، اور انکا پلڑا بھاری ہو گیا۔

مدرسہ میں ایک سبق تفسیر کا، ایک حدیث کا، ایک فقہ اور ایک اختلافاتِ ائمہ اور ان کے دلائل کا پڑھاتے تھے، صبح شام تفسیر، حدیث، فقہ، مذاہبِ ائمہ، اصول فقہ اور نحو کے اسباق ہوتے، ظہر کے بعد تجوید کی تعلیم ہوتی، اس کے علاوہ افتاء کی مشغولیت تھی، بالعموم مذہب شافعی اور مذہب حنبلی کے مطابق فتویٰ دیتے، علماء عراق آپکے فتاویٰ سے

---

[1] قلائد الجواہر و مختلف کتب مذکورہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بڑے متعجب ہوتے اور بڑی تعریف کرتے۔[1]

ایک مرتبہ استفتاء آیا کہ ایک شخص نے قسم کھائی کہ وہ کوئی ایسی عبادت کرے گا کہ جس میں عبادت کے وقت کوئی دوسرا شریک نہیں ہوگا۔ اگر اس نے قسم پوری نہیں کی تو اس کی بیوی کو تین طلاق، یہ استفتاء سن کر علماء حیرت میں پڑ گئے کہ ایسی کون سی عبادت ہو سکتی ہے جس میں وہ بالکل تنہا ہو، اور روئے زمین پر کوئی شخص بھی اس وقت وہ عبادت نہ کر رہا ہو، حضرت شیخ کے پاس استفتاء آیا تو بے تکلف فرمایا کہ مطاف اس کے لئے خالی کر دیا جائے اور وہ سات چکر کر کے خانۂ کعبہ کا طواف تنہا مکمل کرے۔ علماء نے یہ جواب سُن کر کے بے ساختہ دادِ تحسین دی اور کہا کہ یہی ایک صورت ہے کہ وہ بلا شرکت غیرے عبادت کرے، اور اپنی قسم پوری کرے، اس لئے کہ طواف بیت اللہ پر موقوف ہے اور مطاف اس شخص کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اب اس عبادت میں کہیں بھی شرکت کا امکان نہیں ہے۔[2]

استقامت و تحقیق

حضرت شیخ استقامت کا پہاڑ تھے اتباعِ کامل، علمِ راسخ اور تائیدِ غیبی نے آپ کو اس مقام پر پہنچا دیا تھا کہ حق و باطل، نور و ظلمت، الہام صحیح اور کیدِ شیطانی میں پورا امتیاز پیدا ہو گیا تھا، آپ پر یہ حقیقت پوری طرح منکشف ہو گئی تھی کہ شریعتِ محمدی کے احکام اور حلال و حرام میں قیامت تک کے لئے تغیر و تبدل کا امکان نہیں جو اس کے خلاف دعویٰ کرے وہ شیطان ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بڑی عظیم الشان روشنی ظاہر ہوئی جس سے آسمان کے کنارے بھر گئے اس سے ایک صورت ظاہر ہوئی، اس نے مجھ سے خطاب

---

[1] الطبقات الکبریٰ للشعرانی ج۔ ا صفحہ ۱۲۶، و طبقات الحنابلہ ابن رجب [2] ایضاً۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کر کے کہا: "اے عبدالقادر میں تمہارا رب ہوں، میں نے تمہارے لئے سب محرمات حلال کر دیئے ہیں"

میں نے کہا دور ہو مردود! یہ کہتے ہی وہ روشنی ظلمت سے بدل گئی، اور وہ صورت دھواں بن گئی، اور ایک آواز آئی کہ عبدالقادر! خدا نے تم کو تمہارے علم و تفقہ کی وجہ سے بچا لیا، ورنہ میں اس طرح ستر صوفیوں کو گمراہ کر چکا ہوں، میں نے کہا اللہ کی مہربانی ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ حضرت آپ کیسے سمجھے کہ یہ شیطان ہے؟ فرمایا کہ اس کے کہنے سے "کہ میں نے حرام چیزوں کو تمہارے لئے حلال کر دیا"۔ [1]

یہ بھی آپ کا ارشاد ہے کہ اگر حدود الٰہی (احکام شرعی) میں سے کوئی حد ٹوٹتی ہو تو سمجھ لو کہ تم فتنہ میں پڑ گئے ہو اور شیطان تم سے کھیل رہا ہے، فوراً شریعت کی طرف رجوع کرو، اسکو مضبوط تھام لو، نفس کی خواہشات کو جواب دو، اس لئے کہ ہر وہ حقیقت جسکی شریعت تائید نہیں کرتی باطل ہے۔ [2]

تفویض و توحید

تسلیم و تفویض اور توحید کامل حضرت کا خصوصی حال تھا کبھی کبھی تعلیماً اس حال اور مقام کی تشریح فرماتے تھے، وہ دراصل آپ کا حال ہے۔ ایک موقعہ پر ارشاد فرماتے ہیں:۔

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں　　　گفتہ آید در حدیث دیگراں

"جب بندہ کسی بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے تو پہلے وہ خود اس سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر نجات نہیں پاتا تو مخلوقات میں سے اوروں سے مدد مانگتا ہے، مثلاً بادشاہوں حاکموں، امیروں، یا دنیا داروں سے، اور دکھ درد میں طبیبوں سے، جب ان سے بھی کام نہیں

---

[1] ایضاً صفحہ ۱۲۴　　[2] ایضاً

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نکلتا اس وقت اپنے پروردگار کی طرف دعا، گریہ وزاری وحمد وثناء کے ساتھ رجوع کرتا ہے۔ یعنی جب تک اپنے نفس سے مدد مل جاتی ہے خلق سے رجوع نہیں کرتا، اور جب تک خلق سے مدد مل جاتی ہے خدا کی طرف متوجہ نہیں ہوتا، پھر جب خدا کی طرف سے بھی کوئی مدد نظر نہیں آتی تو (بے بس ہو کر) خدا کے ہاتھوں میں آرہتا ہے، اور ہمیشہ سوال و دعا اور گریہ و زاری اور ستائش و اظہار حاجت مندی امید و بیم کے ساتھ کیا کرتا ہے، پھر خدا اس کو دعاء سے بھی تھکا دیتا ہے اور قبول نہیں کرتا یہاں تک کہ کل اسباب منقطع ہو جاتے ہیں اور وہ سب سے علیحدہ ہو جاتا ہے، اس وقت اس میں احکام قضاء و قدر کا نفاذ ہوتا ہے اور اس کے اندر (خدا اپنا) کام کرتا ہے، تب بندہ کل اسباب و حرکات سے بے پروا ہو جاتا ہے، اور روح صرف رہ جاتا ہے، اسے فعل حق کے سوا کچھ نظر نہیں آتا، اور وہ ضرور بالضرور صاحب یقین موحد ہو جاتا ہے، قطعی طور پر جانتا ہے کہ درحقیقت کہ خدا کے سوا نہ کوئی کچھ کرنے والا ہے، اور نہ حرکت و سکون دینے والا، نہ اس کے سوا کسی کے ہاتھ میں بھلائی اور برائی، نفع و نقصان، بخشش و حرماں، کشایش و بندش، موت و زندگی، عزت و ذلت، غنا و فقر، اس وقت (احکام قضا و قدر) میں بندہ کی یہ حالت ہوتی ہے جیسے شیر خوار بچہ دایا کی گود میں یا مُردہ غسال کے ہاتھ میں، یا (پولو کا گیند) سوار کے قبضہ میں کہ الٹا پلٹا جاتا ہے اور بگاڑا بنایا جاتا ہے، اس میں اپنی طرف سے کوئی حرکت نہیں، نہ اپنے لئے اور نہ کسی اور کے لئے، یعنی بندہ اپنے مالک کے فعل میں اپنے نفس میں غائب ہو جاتا ہے اور اپنے مالک اور اس کے فعل کے سوا نہ کچھ دیکھتا سنتا ہے اور نہ کچھ سوچتا سمجھتا۔ اگر دیکھتا ہے تو اس کی صنعت، اور اگر سنتا ہے تو اسی کا کلام، اس کے علم سے (ہر چیز) کو جانتا ہے اس کی نعمت سے لطف اٹھاتا ہے، اس کے قرب سے سعادت پاتا ہے، اس کی تقریب (جاذبہ)

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے آراستہ و پیراستہ ہوتا ہے، اس کے وعدہ سے خوش ہوتا ہے سکون پاتا اور اطمینان حاصل کرتا ہے، اس کی باتوں سے مانوس ہوتا ہے، اور اس کے غیر سے وحشت و نفرت کرتا ہے، اس کی یاد میں سرنگوں ہوتا اور جی لگاتا ہے، اس کی ذات پر اعتماد اور بھروسہ کرتا ہے، اس کے نور معرفت سے ہدایت پاتا، اور اس کا خرقہ و لباس پہنتا ہے، اسکے علوم عجیب و نادر پر مطلع ہوتا ہے، اس کے قدرت کے اسرار سے مشرف ہوتا ہے، اس کی ذات پاک سے ہر بات سنتا اور اسے یاد رکھتا ہے پھر ان نعمتوں پر حمد و ثنا، و شکر و سپاس کرتا ہے [1]

خلق خدا پر شفقت

عامۃ الناس اور امت محمدیہ کے ساتھ آپ کو جو تعلق جو فکر اور اس کے حال پر جو شفقت تھی، اور جو نائبین رسول اور مقبولین کی خاص علامت ہے اس کا اندازہ آپکی اس تقریر سے ہو سکتا ہے جس میں آپ نے بازار میں جانے والوں کے احوال و مراتب بیان فرمائے ہیں، ان میں آخری مرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں اور دراصل حدیث دیگراں میں اپنا ہی حال اور مقام بیان کرتے ہیں۔

"اور پانچواں وہ شخص ہے کہ جب بازار میں داخل ہوتا ہے تو اللہ سے ان کا دل بھر جاتا ہے ان لوگوں پر رحمت کرنے کے لئے، اور یہ رحمت اسے کچھ دیکھنے ہی نہیں دیتی کہ ان لوگوں کے پاس کیا کچھ ہے، وہ تو اپنے داخلہ کے وقت سے باہر نکلنے کے وقت تک بازار والوں کے لئے دعا و استغفار و شفاعت میں اور ان پر رحمت و شفقت میں مشغول

[1] فتوح الغیب مقالہ (۳۰) ترجمہ مولوی محمد عالم صاحب کاکوروی (رموز الغیب صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رہتا ہے۔ اس کا دل ان لوگوں کے لئے ان کے حال پر جلتا رہتا ہے اور آنکھیں روتی رہتی ہیں، اور زبان ان نعمتوں پر جو خدا نے ان لوگوں کو اپنے فضل سے دی ہیں، خدا کا شکر اور اسکی حمد و ثنا کرتی رہتی ہے۔" ؎۱

حضرت شیخ کا عہد اور ماحول

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے بغداد میں ۷۳ سال گذارے اور عباسی خلفاء میں سے پانچ ان کی نظروں کے سامنے یکے بعد دیگرے مسند خلافت پر بیٹھے جسوقت وہ بغداد میں رونق افروز ہوئے اس وقت خلیفہ مستظہر باللہ ابوالعباس (م سنہ ۵۱۲ھ) کا عہد تھا، ان کے بعد بالترتیب مسترشد راشد المقتفی لامر اللہ والمستنجد باللہ تخت سلطنت پر متمکن ہوئے۔

شیخ کا یہ عہد بہت اہم تاریخی واقعات سے لبریز ہے، سلجوقی سلاطین اور عباسی خلفاء کی باہمی کشمکش اس زمانہ میں پورے عروج پر تھی، یہ سلاطین عباسی حکومت پر اپنا اقتدار قائم کرنے کے لئے دل و جان سے کوشاں تھے، کبھی خلیفہ کی رضامندی کے ساتھ، اور کبھی اس کی مخالفت و ناراضگی کے باوجود کبھی کبھی خلیفہ اور سلطان کے لشکروں میں باقاعدہ معرکہ آرائی بھی ہوتی اور مسلمان ایک دوسرے کا بے دریغ خون بہاتے۔

اس طرح کے واقعات مسترشد کے زمانہ میں کئی مرتبہ پیش آئے، یہ عہد عباسی کا

؎۱ فتوح الغیب مقالہ (۴۲)، ترجمہ مولوی محمد عالم صاحب کاکوروی (رموز الغیب) ص ۱۲۵

؎۲۔ ابن کثیر نے اس کے مناقب میں لکھا ہے کہ مسترشد بہت شجاع، حوصلہ مند، فصیح و بلیغ، شیریں کلام اور بہت عبادت گزار خلیفہ تھا، اور خاص و عام سب کی نظروں میں محبوب تھا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سب سے زیادہ طاقتور اور معقول خلیفہ تھا، اور اکثر معرکوں میں فتح بھی اسی کو حاصل ہوئی لیکن رمضان ۵۱۹ھ میں سلطان مسعود اور اس کے درمیان جو معرکہ ہوا اس میں اسکو شکست فاش ہوئی۔ ابن کثیر لکھتے ہیں :-

"سلطان کے لشکر کو فتح حاصل ہوئی خلیفہ قید کر لیا گیا اہل بغداد کی املاک کو لوٹ لیا گیا، اور یہ خبر دوسرے تمام صوبوں میں پھیل گئی، بغداد اس المناک خبر سے بہت متاثر ہوا، اور وہاں کے باشندوں میں ظاہر یا باطن ہر لحاظ سے ایک زلزلہ سا آگیا عوام نے مسجد کے ممبروں تک کو توڑ ڈالا، اور جماعتوں میں شریک ہونا بھی چھوڑ دیا، عورتیں سر سے دوپٹہ ہٹا کر نوحہ خوانی کرتی ہوئی باہر نکل آئیں اور خلیفہ کی قید اور اس کی پریشانیوں و مصیبتوں کا ماتم کرنے لگیں، دوسرے علاقے بھی بغداد کے نقش قدم پر چلے، اور اس کے بعد یہ فتنہ اتنا بڑھا کہ کم و بیش تمام علاقے اس سے متاثر ہو گئے، ملک سنجر نے یہ ماجرا دیکھکر اپنے بھتیجے کو معاملے کی نزاکت اور اہمیت سے آگاہ اور خبردار کیا اور اس کو حکم دیا کہ خلیفہ کو بحال کر دے، ملک مسعود نے اس حکم کی تعمیل کی، لیکن خلیفہ کو باطنیوں نے بغداد کے راستہ میں قتل کر دیا۔"

یہ تمام الم انگیز واقعات شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی نگاہوں کے سامنے گذرے، انھوں نے مسلمانوں کے باہمی افتراق و خانہ جنگی اور دشمنی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور انھوں نے یہ بھی دیکھا کہ دنیا کی محبت کی خاطر اور ملک و سلطنت اور جاہ و مرتبہ کے حصول کے لئے لوگ سب کچھ کر گذرنے پر آمادہ ہیں اور ان کو صرف دربار کی شان و شوکت سے

وہ آخری خلیفہ تھا جس نے خطبہ دینے کی رسم برقرار رکھی ۴۵ سال ۳ ماہ کی عمر میں اس کو شہید کر دیا گیا۔ اور اس کی مدت خلافت ۱۷ سال اور ۲۰ روز ہے (البدایہ والنہایہ ج ۱۲ صفحہ ۲۰۹)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دلچسپی باقی رہ گئی ہے، وہ اہلِ سلطنت کو تقدس کی نگاہ سے دیکھنے لگے ہیں۔ اور صوبوں اور شہروں کی حکومت حاصل کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا مادی وجود خواہ ان واقعات سے علیحدہ اور دور رہا ہو لیکن اپنے شعور و احساس کے ساتھ وہ اسی آگ میں جل رہے تھے، اور اسی سوزِ دروں نے ان کو پوری ہمت و طاقت اور اخلاص کے ساتھ وعظ و ارشاد، دعوت و تربیت، اصلاحِ نفوس اور تزکیہ قلوب کی طرف متوجہ کیا۔ اور انھوں نے نفاق اور حبِ دنیا کی تحقیر و تذلیل، ایمانی شعور کے احیاء، عقیدۂ آخرت کی تذکیر اور اس سرائے فانی کی بے ثباتی کے مقابلہ اس حیاتِ جاودانی کی اہمیت تہذیب اخلاق، توحید خالص اور اخلاص کامل کی دعوت پر سارا زور صرف کر دیا۔

مواعظ و خطبات

حضرت شیخؒ کے مواعظ دلوں پر بجلی کا اثر کرتے تھے، اور وہ تاثیر آج بھی آپ کے کلام میں موجود ہے۔ فتوح الغیب اور الفتح الربانی کے مضامین اور آپ کی مجالس کے وعظ کے الفاظ آج بھی دلوں کو گرماتے ہیں۔ ایک طویل مدت گذر جانے کے بعد بھی ان میں زندگی اور تازگی محسوس ہوتی ہے۔

انبیاء علیہم السلام کے نائبین اور عارفین کاملین کے کلام کی طرح یہ مضامین بھی ہر وقت کے مناسب اور سامعین اور مخاطبین کے حالات و ضروریات کے مطابق ہوتے تھے۔ عام طور پر لوگ جن بیماریوں میں مبتلا اور جن مغالطوں میں گرفتار تھے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

انھیں کا ازالہ کیا جاتا تھا۔ اسی لئے حاضرین آپ کے ارشادات میں اپنے زخم کا مرہم اپنے مرض کی دوا، اور اپنے سوالات و شبہات کا جواب پاتے تھے، اور تاثیر اور عام نفع کی یہ ایک بڑی وجہ تھی، پھر آپ زبانِ مبارک سے جو فرماتے تھے وہ دل سے نکلتا تھا، آپ کے کلام میں بیک وقت شوکت و عظمت بھی ہے، اور دل آویزی اور حلاوت بھی، اور صدیقین کے کلام کی یہی شان ہے۔

توحیدِ خالص اور غیر اللہ کی بے حقیقتی

اس وقت ایک عالم کا عالم اہلِ حکومت اور اہلِ دولت کے دامن سے وابستہ تھا، لوگوں نے مختلف انسانوں اور مختلف ہستیوں کو نفع و ضرر کا مالک سمجھ لیا تھا، اسباب کو ارباب کا درجہ دیدیا گیا تھا، اور قضا و قدر کو بھی اپنے جیسے انسانوں سے متعلق سمجھ لیا گیا تھا۔ ایک ایسی فضا میں حضرت شیخؒ فرماتے ہیں:۔

"کل مخلوقات کو اس طرح سمجھو کہ بادشاہ نے جس کا ملک بہت بڑا اور حکم بہت سخت اور رعب و داب دل ہلا دینے والا ہے، ایک شخص کو گرفتار کر کے اس کے گلے میں طوق اور پیروں میں کڑا ڈال کر ایک صنوبر کے درخت میں ایک نہر کے کنارے جس کی موجیں زبردست اور پاٹ بہت بڑا تھا، بہت گہری، بہاؤ بہت زوروں پر ہے، لٹکا دیا ہے، اور خود ایک نفیس اور بلند کرسی پر کہ اس تک پہنچنا مشکل ہے، تشریف فرما ہے، اور اس کے پہلو میں تیر و پیکان، نیزہ و کمان اور ہر طرح کے اسلحہ کا انبار ہے، جن کی مقدار خود بادشاہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اب ان میں سے جو چیز چاہتا ہے اٹھا کر اس لٹکے ہوئے قیدی پر چلاتا ہے، تو

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

توکیا دیہ تماشا دیکھنے والے کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ سلطان کی طرف سے نظر ہٹالے اوراس سے خوف وامید ترک کردے اور لٹکے ہوئے قیدی سے امید و بیم رکھے، کیا جو شخص ایسا کرے، عقل کے نزدیک بے عقل، بے ادراک، دیوانہ، چوپایہ اور انسانیت سے خارج نہیں ہے، خدا کی پناہ بینائی کے بعد نابینائی اور وصول کے بعد جدائی اور قرب وترقی کے بعد تنزل، اور ہدایت کے بعد گمراہی اور ایمان کے بعد کفر سے"۔ ؎

ایک دوسری مجلس میں توحید واخلاق اور ماسوائے اللہ سے انقطاع کی تعلیم اس طرح دیتے ہیں ۔

"اس پر نظر رکھو جو تم پر نظر رکھتا ہے، اس کے سامنے رہو جو تمہارے سامنے رہتا ہے، اس سے محبت کرو جو تم سے محبت کرتا ہے، اس کی بات مانو جو تم کو بلاتا ہے، اپنا ہاتھ اسے دو جو تم کو گرنے سے سنبھال لے گا، اور تم کو جہل کی تاریکیوں سے نکال لے گا۔ اور ہلاکتوں سے بچائے گا، نجاستیں دھو کر میل کچیل سے پاک کرے گا، تم کو تمہاری سڑاہند اور بدبو اور پست ہمتی اور نفس بدکار و رفیقانِ گمراہ گمراہ کن سے نجات دے گا، جو شیاطین خواہشیں اور تمہارے جاہل دوست ہیں، خدا کی راہ کے رہزن اور تم کو ہر نفیس اور ہر عمدہ اور پسندیدہ چیز سے محروم رکھنے والے، کب تک عادت؟ کب تک خلق؟ کب تک خواہش؟ کب تک رعونت؟ کب تک دنیا؟ کب تک آخرت؟ کب تک ماسوائے حق؟ کہاں چلے تم؟ (اس خدا کو چھوڑ کر جو) ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور بنانے والا ہے، اول ہے، آخر ہے، ظاہر ہے، باطن ہے، دلوں کی محبت، روحوں کا اطمینان، گرانیوں سے سبکدوشی، بخشش واحسان ان سب کا رجوع اسی کی طرف سے، اور

؎ رموز الغیب ترجمہ فتوح الغیب مقالہ (۱۷) صفحہ ۹۱

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اسی کی طرف سے اس کا صدور ہے۔" ؎۱

ایک دوسری مجلس میں اسی توحید کے مضمون کو اس طرح واشگاف بیان فرماتے ہیں :-

" ساری مخلوق عاجز ہے، نہ کوئی تجھ کو نفع پہونچا سکتا ہے، نہ نقصان بس حق تعالیٰ اس کو ان کے ہاتھوں کرادیتا ہے، اسی کا فعل تیرے اندر مخلوق کے اندر تصرف فرماتا ہے، جو کچھ تیرے لیۓ مفید ہے یا مضر ہے اس کے متعلق اللہ کے علم میں قلم چل چکا ہے، اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ جو موحد اور نیکوکار ہیں وہ باقی مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں، بعض ان میں سے ایسے ہیں جو ظاہر اور باطن دونوں اعتبار سے دنیا سے برہنہ ہیں، گو دولت مند ہے مگر حق تعالیٰ ان کے اندرون پر دنیا کا کوئی اثر نہیں پاتا، یہی قلوب ہیں جو صاف ہیں۔ جو شخص اس پر قادر ہوا اس کو مخلوق کی بادشاہت مل گئی اور وہی بہادر پہلوان ہے، بہادر وہی ہے جس نے قلب کو ماسوائے اللہ سے پاک بنایا، اور قلب کے دروازہ پر توحید کی تلوار اور شریعت کی شمشیر لے کر کھڑا ہو گیا، کہ مخلوقات میں سے کسی کو بھی اس میں داخل نہیں ہونے دیتا اپنے قلب کو مقلب القلوب سے وابستہ کرتا ہے، شریعت اس کے ظاہر کو تہذیب سکھاتی ہے اور توحید و معرفت باطن کو مہذب بناتی ہیں۔" ؎۲

معبودانِ باطل کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"آج تو اعتماد کر رہا ہے اپنے نفس پر، مخلوق پر، اپنے دیناروں پر، اپنے درہموں پر، اپنی خرید و فروخت پر، اور اپنے شہر کے حاکم پر، ہر چیز کہ جس پر تو اعتماد کرے

؎۱ رموز الغیب مقالہ (۷۳) صفحہ ۱۵۷ ؎۲ فیوض یزدانی ترجمہ الفتح الربانی مجلس ۱۳ صفحہ ۸۹

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وہ تیرا معبود ہے، اور ہر وہ شخص جس سے تو خوف کرے یا توقع رکھے، وہ تیرا معبود ہے، اور ہر وہ شخص جس پر نفع اور نقصان کے متعلق تیری نظر پڑے اور تو سمجھے کہ حق تعالیٰ ہی اس کے ہاتھوں اس کا جاری کرنے والا ہے تو وہ تیرا معبود ہے۔" لہ

ایک دوسرے موقع پر خدا کی غیرت (اشرکاء) سے نفرت اور انسان کی محبوب چیزوں کے سلب اور ضائع ہو جانے کی حکمت اس طرح بیان فرماتے ہیں:۔

"تم اکثر کہتے ہو گے اور کہو گے میں جس سے محبت کرتا ہوں اس سے میری محبت پنپنے نہیں پاتی اور رخنہ پڑ جاتا ہے، یا تو جدائی ہو جاتی ہے یا مر جاتا ہے، یا رنجش ہو جاتی ہے اور مال سے اگر محبت کرتا ہوں تو وہ ضائع ہو جاتا ہے، اور ہاتھ سے نکل جاتا ہے، تب تم سے کہا جائے گا کہ اے خدا کے محبوب، اے وہ کہ جس پر خدا کی عنایت ہے، اے وہ جو خدا کا منظورِ نظر ہے، اے وہ جس کے لئے اور جس پر خدا کی غیرت آتی ہے، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ غیور ہے، اس نے تم کو اس لئے پیدا کیا اور تم غیر کے ہو رہنا چاہتے ہو، کیا تم نے خدا کا یہ ارشاد نہیں سنا "کہ وہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے، اور وہ اسے"، اور یہ ارشاد کہ میں نے جن و انس کو صرف اسلئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں"، کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ "خدا جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے، تو اسے مبتلا کرتا ہے، پھر اگر وہ صبر کرتا ہے تو اسے رکھ چھوڑتا ہے" عرض کیا گیا یا رسول اللہ، رکھ چھوڑنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ "اس کے مال اور اولاد کو باقی نہیں رکھتا" اور یہ معاملات اس لئے ہے کہ جب مال و اولاد ہوں گے تو اسے ان کی محبت بھی رہے گی، اور خدا سے جو محبت اسے ہے، متفرق ناقص اور تقسیم ہو کر حق اور غیر حق میں مشترک ہو جائیگی، اور خدا شریک کو قبول نہیں کرتا، وہ غیور ہے اور ہر چیز پر غالب و زبردست تو وہ اپنے

لہ فیوض یزدانی مجلس ۲۰ صفحہ ۱۳۷

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شریک کو ہلاک و معدوم کر دیتا ہے، تاکہ وہ اپنے بندہ کے دل کو خالص کر لے خاص اپنے لئے بغیر شریک کے، اس وقت اس کا یہ ارشاد صادق آجاتا ہے کہ "وہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے اور وہ لوگ اسے۔ یہاں تک کہ دل جب (خدا کے ان مصنوعی) شریکوں اور برابری کرنے والوں سے جو اہل وعیال، دولت ولذت اور خواہشیں ہیں نیز ولایت وریاست، کرامات وحالات، منازل ومقامات، جنتوں اور درجات اور قرب ونزدیکی کی طلب سے پاک وصاف ہو جاتا ہے تو اس میں کوئی ارادہ اور کوئی آرزو باقی نہیں رہتی اور وہ مثل سوراخ دار برتن کے ہو جاتا ہے جس میں کوئی چیز نہیں ٹھہرتی، کیونکہ وہ خدا کے فعل سے ٹوٹ جاتا ہے، جب اس میں کوئی ارادہ پیدا ہوتا ہے خدا کی غیرت اور اس کا فعل اس کو توڑ ڈالتا ہے، تب اس کے دل کے گرد عظمت وجبروت وہیبت کے پردے ڈال دیئے جاتے ہیں اور اس کے گرد اگرد کبریائی اور سطوت کی خندقیں کھود دی جاتی ہیں کہ دل میں کسی چیز کا ارادہ گھسنے نہیں پاتا۔ اس وقت دل کو اسباب یعنی مال اور اہل وعیال اور اصحاب اور کرامات وحکم بیانات کچھ مضر نہیں ہوتے، کیونکہ یہ سب دل سے باہر رہتے ہیں تب اللہ تعالیٰ ان سے غیرت نہیں کرتا، بلکہ یہ سب چیزیں خدا کی طرف سے بندہ کے لئے بطور لطف وکرامت ورزق ونعمت کے ہوتی ہیں اور جو لوگ اس کے پاس آتے ہیں انہیں نفع پہنچانے کے لئے۔" [1]

شکستہ دلوں کی تسکین

حضرت شیخ کے زمانہ میں ایک طبقہ ایسا تھا جو اپنے اعمال واخلاق، اور

[1] رموز الغیب مقالہ ۳۲ صفحہ ۸۶ - ۸۴

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایمانی کیفیت کے لحاظ سے پست لیکن دنیاوی حیثیت سے بلند اور ہر طرح سے اقبال مند تھا اس کے برخلاف دوسرا طبقہ معاشی حیثیت سے پست، دنیاوی ترقیات سے محروم، بے بضاعت و تہی دست لیکن اعمال و اخلاق کے لحاظ سے بلند اور ایمانی کیفیات و ترقیات سے بہرہ مند تھا، وہ پہلے طبقہ کی کامیابیوں اور ترقیات کو بعض اوقات رشک کی نگاہ سے دیکھتا اور اپنے کو کسی وقت محروم و نامراد سمجھنے لگتا تھا حضرت شیخ اس شکستہ دل طبقہ کی دلجوئی فرماتے ہیں، اور ان پر اللہ تعالیٰ کی جو عنایات ہیں ان کا ذکر فرماتے ہوئے اس امتیاز و فرق کی حکمت بیان فرماتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے :۔

"اے خالی ہاتھ فقیر، اے وہ کہ جس سے تمام دنیا برگشتہ ہے، اے گمنام اے بھوکے پیاسے ننگے جگر جھلسے ہوئے، اے ہر مسجد و خرابات سے نکالے ہوئے اے ہر در سے پھٹکارے ہوئے، اے وہ کہ ہر مراد سے محروم خاک پر پڑا ہے، اے وہ کہ جس کے دل میں (ٹوٹی ہوئی) آرزوؤں اور ارمانوں کے (کشتے کے) پشتے لگے ہیں، مت کہہ کہ خدا نے مجھ کو محتاج کردیا، دنیا کو مجھ سے پھیر دیا، مجھے پامال کردیا، چھوڑ دیا، مجھ سے دشمنی کی، مجھے پریشان کیا، اور جمعیتِ (خاطر) نہ بخشی، مجھے ذلیل کیا، اور دنیا سے میری کفایت نہ کی مجھے گمنام کیا اور خلق میں اور میرے بھائیوں میں میرا ذکر بلند نہیں کیا، اور غیر پر اپنی نعمتیں نچھاور کردیں جس میں اس کے رات دن گذرتے ہیں اسے مجھ پر اور میرے دیار والوں پر فضیلت دی، حالانکہ وہ بھی مسلمان ہے اور میں بھی، ایک ماں باپ آدم و حوّا کی اولاد میں دونوں ہیں (اے فقیر) خدا نے تیرے ساتھ یہ برتاؤ اس لئے کیا ہے کہ تیری سرشت تمہارا زمین (کے مثل) بے ریت ہے اور رحمتِ حق کی بارشیں برابر تجھ پر ہو رہی ہیں، از قسم صبر و رضا و یقین موافقت و علم اور ایمان و توحید کے انوار تیرے گرداگرد ہیں تو تیرے ایمان کا درخت اور اس کی

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

جڑ اور بیخ اپنی جگہ پر مضبوط ہے، اور کلّے دے رہا ہے، پھل رہا ہے، بڑھ رہا ہے، شاخیں پھیلا رہا ہے، سایہ دے رہا ہے، بلند ہو رہا ہے، روزانہ زیادتی اور نمو میں ہے، اس کے بڑھانے اور پرورش کرنے میں پانس اور کھاد دینے کی ضرورت نہیں اس بارے میں خداوند تعالیٰ تیرے حکم سے فارغ ہے (کہ وہ خود تیری ضروریات) کو بخوبی جانتا ہے، اس نے آخرت میں تجھ کو مقام بخشا ہے اور اس میں تجھ کو مالک بنایا ہے، اور عقبیٰ میں تیرے لئے اتنی کثرت سے بخششیں رکھی ہیں، کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کان نے سنیں، نہ کسی انسان کے دل میں گذریں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی نفس نہیں جانتا کہ کون سی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی گئی ہے، اس کام کے بدلہ میں جو وہ کرتے رہتے ہیں یعنی جو کچھ دنیا میں ان لوگوں نے احکام کی بجاآوری ممنوعات کے ترک پر صبر، مقدرات میں تفویض و تسلیم اور کل امور میں خدا کی موافقت کی ہے۔

اور وہ غیر جسے خدا نے دنیا عطا فرمائی اور (مال دنیا کا) مالک کیا ہے، اور نعمتِ دنیاوی دی، اور اس پر اپنا فضل فرمایا، اس کے ساتھ یہ معاملہ اس لئے کیا ہے، کہ اس کے ایمان کی جگہ ریتلی اور پتھریلی زمین ہے کہ اس میں پانی ٹھہرنا، اور درخت اگنا اور کھیتی اور پھل کا پیدا ہونا دقّت سے خالی نہیں اور اس زمین پر کھاد وغیرہ ڈالی جاتی ہے جس سے پودوں اور درختوں کی پرورش ہو اور وہ کھاد دنیا اس کا سامان ہے، تاکہ اس سے درختِ ایمان اور نہالِ اعمال کی جو اس زمین میں اگے ہیں حفاظت ہو اگر یہ چیز اس سے علیحدہ کر دی جائے تو پودے اور درخت سوکھ جائیں گے اور پھل جاتے رہیں گے، پس گھر ہی اجڑ جائے گا، حالانکہ خداوند تعالیٰ اس کے بنانے کا ارادہ رکھتا ہے، تو اے فقیر! دولتمند آدمی کا درختِ ایمان کمزور جڑ کا ہوتا ہے، اور اس قوت

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے خالی جو تیرے درخت ایمان میں بھری ہوئی ہے، اس کی مضبوطی اور اس کا ٹکاؤ انہی چیزوں سے ہے، جو مال دنیا اور طرح طرح کی نعمتیں اس کے پاس تجھ کو نظر آتی ہیں، اگر درخت کی کمزوری میں یہ چیزیں اس سے الگ کر دی جائیں تو ایمان کا درخت سوکھ کر کفر و انکار (پیدا) ہو جائے گا، اور وہ شخص منافقین و مرتدین و کفار میں شامل ہو جائے گا، البتہ (اگر) خداوند تعالیٰ دولت مند کی طرف صبر و رضا و یقین، علم اور طرح طرح کی معرفتوں کے لشکر بھیجے اور اس سے اس کا ایمان قوی ہو جائے تو پھر اس کو تونگری اور نعمتوں کے علیحدہ ہو جانے کی پروانہ رہیگی" سلہ

دُنیا کی صحیح حیثیت

حضرت شیخ کے یہاں رہبانیت کی تعلیم نہیں، وہ دنیا کے استعمال اور اس سے بقدر ضرورت انتفاع سے منع نہیں فرماتے، اس کی پرستش اور غلامی اور اس سے قلبی تعلق اور عشق سے منع فرماتے ہیں، ان کے مواعظ در حقیقت حدیث نبوی "اِنَّ الدُّنیا خُلِقَتْ لکم وانکم خلقتم للاٰخرۃ (بیشک دنیا تمہارے لئے پیدا کی گئی (یعنی تمہاری لونڈی ہے) اور تم آخرت کے لئے پیدا کئے گئے) کی تفسیر ہیں ایک موقع پر فرماتے ہیں :-

" دنیا میں سے اپنا مقسوم اس طرح مت کھا کہ وہ بیٹھی ہوئی ہو اور تو کھڑا ہو، بلکہ اس کو بادشاہ کے دروازہ پر اس طرح کھا کر تو بیٹھا ہوا ہو اور طباق اپنے سر پر رکھے ہوئے کھڑی ہو، دنیا خدمت کرتی ہے اس کی جو حق تعالیٰ کے دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے

سلہ رموز الغیب ، مقالہ (۲۵) صفحہ ۶۴ - ۶۵

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور جو دنیا کے دروازے پر کھڑا ہوا ہوتا ہے اس کو ذلیل کرتی ہے، کھا حق تعالیٰ کے ساتھ عزت و تونگری کے قدم پر۔" ؎۱

ایک دوسرے موقع پر ارشاد ہوتا ہے :۔

" دنیا ہاتھ میں رکھنی جائز، جیب میں رکھنی جائز، کسی اچھی نیت سے اس کو جمع رکھنا جائز، باقی قلب میں رکھنا جائز نہیں (کہ دل سے بھی محبوب سمجھنے لگے) دروازہ پر اس کا کھڑا ہونا جائز، باقی دروازہ سے آگے گھسنا ناجائز ہے، نہ تیرے لئے عزت ہے۔" ؎۲

خلفاء اور حکام پر تنقید

حضرت شیخ صرف مواعظ پند و نصیحت اور ترغیب و تشویش ہی پر اکتفا نہیں فرماتے تھے، جہاں ضرورت سمجھتے تھے بڑی صاف گوئی اور جرأت کے ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے، حکام و سلاطین اور خلیفۂ وقت پر بھی تنقید اور ان کے غلط افعال اور فیصلوں کی مذمت سے بھی باز نہیں رہتے تھے، اور اس بارہ میں کسی کی وجاہت اور اثر و نفوذ کی مطلق پروا نہیں کرتے تھے، حافظ عماد الدین ابن کثیر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں :۔

کان یامر بالمعروف وینھی عن المنکر للخلفاء والوزراء والسلاطین والقضاۃ والخاصۃ والعامۃ یصدعھم بذالک	آپ خلفاء، وزراء، سلاطین، قضاۃ، خواص و عوام سب کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرماتے اور بڑی صفائی اور جرأت کے ساتھ ان کو بھرے مجمع اور برسرِ منبر اور علی الاعلان

؎۱ فیوض یزدانی، مجلس (۲۱) صفحہ ۱۲۵ ؎۲ ایضاً مجلس (۵۱) صفحہ ۳۶۳

www.iqbalkalmati.blogspot.com

علی رؤس الاشہاد وذری المنابر	ٹوک دیتے، جو کسی ظالم کو حاکم بناتا اس پر
وفی المحافل وینکر علی من یولی	اعتراض کرتے اور خدا کے معاملہ میں کسی
الظلمة ولا تأخذہ فی اللہ لومة	ملامت کرنیوالے کی آپ کو پروا نہ ہوتی۔
لائم ۔ ۱؎	

صاحبِ قلائد الجواہر لکھتے ہیں کہ جب خلیفہ مقتفی لامر اللہ نے قاضی ابوالوفاء یحییٰ بن سعید بن یحییٰ بن المظفر کو قاضی بنایا جو ابن المرجم الظالم کے لقب سے مشہور تھا تو حضرت نے بر سرِ منبر خلیفہ کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

ولیت علی المسلمین اظلم الظالمین	تم نے مسلمانوں پر ایک ایسے شخص کو حاکم بنایا ہے
ماجوابك غدًا عند رب العالمین	جو اظلم الظالمین ہے کل کو قیامت کے دن تم اس
ارحم الراحمین۔	رب العلمین کو جو ارحم الراحمین ہے کیا جواب دوگے؟

مورخ موصوف کا بیان ہے کہ خلیفہ یہ سنکر لرزہ براندام ہوگیا، اور اس پر گریہ طاری ہوگیا، اور اس نے اسی وقت قاضی کو اس عہدہ سے ہٹا دیا۔ ۲؎

حضرت شیخ ان "درباری سرکاری" علماء اور مشائخ کی بھی پُرزور تردید اور پردہ دری فرماتے تھے جنہوں نے سلاطین اور ناخدا ترس حکام کی مصاحبت اختیار کی تھی، اور ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کا شعار تھا، جن کی وجہ سے ان سلاطین وحکام کو زیادہ جرأت اور بے خوفی پیدا ہوگئی تھی، ایک موقع پر اسی طبقہ کو خطاب کرکے فرماتے ہیں:۔

"اے علم وعمل میں خیانت کرنے والو، تم کو ان سے کیا نسبت، اے اللہ اور اسکے

۱؎ قلائد الجواہر ص ۸ ۔ ۲؎ ایضاً۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رسولؐ کے دشمنو! اے بندگانِ خدا کے ڈاکوؤ! تم کھلے ظلم اور کھلے نفاق میں (مبتلا) ہو، یہ نفاق کبتک رہے گا؟ اے عالمو! اور اے زاہدو! شاہان وسلاطین کیلئے کب تک منافق بنے رہو گے کہ ان سے دنیا کا زر ومال اور اس کی شہوات ولذات لیتے رہو، تم اور اکثر بادشاہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے مال اور اس کے بندوں کے متعلق ظالم اور خائن بنے ہوئے ہیں بارِ الٰہا! منافقوں کی شوکت توڑ دے، اور انکو ذلیل فرما، یا انکو توبہ کی توفیق دے، اور ظالموں کا قلع قمع فرما، اور زمین کو ان سے پاک کر دے، یا انکی اصلاح فرما۔“ [۱]

ایک دوسرے موقع پر اسی طبقہ کے ایک فرد کو اپنا مخاطب بناتے ہوئے فرماتے ہیں :-

”تجھے شرم نہیں آتی کہ تیری حرص نے تجھ کو ظالموں کی خدمتگاری اور حرام خوری پر آمادہ کر دیا، تو کب تک حرام کھاتا اور دنیا کے ان (ظالم) بادشاہوں کا خدمتگار بنا رہے گا، جن کی خدمت میں لگا ہوا ہے انکی بادشاہت عنقریب مٹ جائیگی اور تجھے حق تعالیٰ کی خدمت میں آنا پڑیگا جسکی ذات کو کبھی زوال نہیں۔“ [۲]

دین کیلئے دلسوزی اور فکرمندی

حضرت شیخ دینی اور اخلاقی انحطاط کو (جس کا سب سے بڑا مرکز خود بغداد تھا) دیکھ دیکھ کر کڑھتے تھے، اور عالم اسلام میں جو ایک عام دینی زوال رونما تھا، اس کے آثار دیکھ کر ان کے سینہ میں حمیتِ اسلامی اور غیرتِ دینی کا جوش اٹھتا تھا، وہ اپنے اس قلبی احساس اور درد کو بعض اوقات چھپا نہیں سکتے، اور یہ دریا انکے خطبات

---

[۱] فیوض یزدانی مجلس ۵۱ صفحہ ۳۶۳ [۲] ایضاً۔ مجلس ۵۲ صفحہ ۳۷۱

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور مواعظ میں امنڈ آتا ہے، ایک موقع پر ارشاد فرماتے ہیں :۔

" جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی دیواریں پے در پے گر رہی ہیں اور اس کی بنیاد بکھری جاتی ہیں، اے باشندگانِ زمین آؤ اور جو گر گیا ہے اس کو مضبوط کر دیں اور جو ڈھے گیا ہے اس کو درست کر دیں، یہ چیز ایک سے پوری نہیں ہوتی سب ہی کو مل کر کام کرنا چاہیئے، اے سورج، اے چاند اور اے دن تم سب آؤ " [1]

ایک دوسرے موقع پر فرماتے ہیں :۔

" اسلام رو رہا ہے اور ان فاسقوں، اور ان بدعتیوں گمراہوں مکر کے کپڑے پہننے والوں، اور ایسی باتوں کے دعویٰ کرنے والوں (کے ظلم) سے جو ان میں موجود نہیں ہیں، اپنے سر کو تھامے ہوئے فریاد مچا رہا ہے، اپنے متقدمین اور نظر کے سامنے والوں پر غور کرو، کہ امر و نہی بھی کرتے تھے، اور کھاتے پیتے بھی تھے (اور دفعتہً انتقال پا کر ایسے ہو گئے) گویا ہوئے ہی نہ تھے، تیرا دل کس قدر سخت ہے؟ کتا بھی شکار کرنے اور کھیتی اور مویشی کی نگہبانی اور مالک کی حفاظت کرنے میں اپنے مالک کی خیر خواہی کرتا ہے اور اسے دیکھ کر (خوشی کے مارے) کھلاریاں کرتا ہے، حالانکہ وہ اس کو شام کے وقت صرف ایک دو نوالے یا ذرا سی مقدار کھانا دیا کرتا ہے، اور تو ہر وقت اللہ کی قسم قسم کی نعمتیں شکم سیر ہو کر کھاتا رہتا ہے، مگر ان نعمتوں کے لینے سے جو اس کو مقصود ہے نہ تو اس کو پورا کرتا ہے اور نہ اس کا حق ادا کرتا ہے (بلکہ اسکے برعکس) اس کا حکم رد کرتا ہے اور اس کی حدود شریعت کی حفاظت نہیں کرتا " [2]

---

[1] ملفوظات صفحہ ۶۴۹ (فیوض یزدانی) [2] ایضاً صفحہ ۶۶۱ (فیوض یزدانی)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بیعت و تربیت

ان پُر تاثیر اور انقلاب آفریں مواعظ سے اگرچہ اہل بغداد کو عظیم الشان روحانی اور اخلاقی نفع پہنچا، اور ہزارہا انسانوں کی زندگی میں اس سے تبدیلی پیدا ہوگئی، لیکن زندگی کے گہرے تغیرات، ہمہ گیر اصلاح اور مستقل تربیت کیلئے صاحب دعوی سے مستقل اور گہرے تعلق اور مسلسل اصلاح و تربیت کی ضرورت تھی، مجالس دعوت و ارشاد مدارس کی طرح منضبط اور مستقل تربیت گاہیں نہیں ہوتیں، جہاں طالبین کی تسلسل و انضباط کے ساتھ تعلیم و تربیت اور نگرانی کی جائے، ان مجالس کے شرکاء و سامعین آزاد ہوتے ہیں کہ ایک مرتبہ وعظ سن کر چلے جائیں اور پھر کبھی نہ آئیں، یا ہمیشہ آتے رہیں، لیکن اپنی حالت پر قائم رہیں، اور ان کی زندگی میں بدستور بڑے بڑے خلا اور دینی اور اخلاقی شگاف باقی رہیں۔

اسلامی آبادی کا پھیلاؤ اور زندگی کی ذمہ داریاں اور معاشی تفکرات اتنے بڑھ گئے تھے کہ مدارس کے ذریعہ سے (جن کو بہت سی رسوم و قیود کا پابند ہونا پڑتا ہے) عمومی اصلاح و تربیت کا کام نہیں لیا جا سکتا تھا، اور کسی بڑے پیمانہ پر کسی دینی و روحانی انقلاب کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی، پھر اس کی کیا صورت تھی کہ مسلمانوں کی بڑی تعداد اپنے ایمان کی تجدید کرے، دینی ذمہ داریوں اور پابندیوں کو شعور اور احساس ذمہ داری کے ساتھ دوبارہ قبول کرے، اس میں پھر ایمانی کیفیات اور جذبات پیدا ہوں اس کے افسردہ دسرد دل میں پھر محبت کی گرمی پیدا ہو، اور اس کے مضمحل قویٰ میں پھر حرکت اور نشاط پیدا ہو، اس کو کسی مخلص خدا شناس پر اعتماد ہو، اور اس سے وہ اپنے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

امراض روحانی ونفسانی میں علاج اور دین میں صحیح روشنی اور رہنمائی حاصل کرے۔ ناظرین کو اس کا اندازہ ہو چکا ہے کہ خلافت جس کا یہ اصلی فرض تھا (اس لئے کہ جس نبی کی نیابت و نسبت پر یہ خلافت قائم تھی بقول سیدنا حضرت عمر ابن عبد العزیزؓ خود ہدایت کیلئے مبعوث ہوا تھا جبایت (تحصیل حصول) کے لئے نہیں) نہ صرف اس فریضہ سے غافل اور کنارہ کش ہو چکی تھی، بلکہ اپنے اعمال و کردار کے لحاظ سے اس کام کے لئے مضر اور اس کے راستہ میں مزاحم تھی، دوسری طرف وہ اس قدر بدگمان، توہم پرست اور شکی واقع ہوئی تھی کہ کسی نئی تنظیم اور نئی دعوت کو جس میں وہ قیادت اور سیاست کی آمیزش پاتی، برداشت نہیں کر سکتی تھی، اس کو فوراً کچل دیتی۔

ایسی صورت میں مسلمانوں میں نئی دینی زندگی، نیا نظم وضبط اور نئے سرے سے حرکت وعمل پیدا کرنے کے لئے اس کے علاوہ کیا شکل تھی، کہ خدا کا کوئی مسلم بندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ کے طریقہ پر ایمان وعمل اور اتباعِ شریعت کیلئے بیعت لے اور مسلمان اس کے ہاتھ پر اپنی سابقہ غفلت وجاہلیت کی زندگی سے توبہ اور ایمان کی تجدید کریں، اور پھر وہ نائب پیغمبر ان کی دینی نگرانی اور تربیت کرے، اپنی کیمیا اثر صحبت اپنے شعلۂ محبت، اپنی استقامت اور اپنے نفسِ گرم سے پھر ایمانی حرارت، گرمیٔ محبت، خلوص وللہیت، جذبۂ اتباعِ سنت، اور شوقِ آخرت پیدا کر دے، ان کو اس تعلق سے محسوس ہو کہ انہوں نے ایک نئی زندگی سے توبہ کی ہے، اور ایک نئی زندگی میں قدم رکھا ہے، اور کسی اللہ کے بندے کے ہاتھ میں ہاتھ دیدیا ہے وہ بھی یہ سمجھے کہ ان بیعت کرنے والوں کی اصلاح وتربیت اور ان کی دینی خدمت اللہ تعالیٰ نے میرے سپرد کی ہے، اور اس محبت وللّٰہیت کا مجھ پر نیا حق قائم ہو گیا ہے، پھر اپنے تجربہ واجتہاد

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور کتاب و سنّت کے اصول و تعلیمات کے مطابق ان میں صحیح روحانیت و تقویٰ اور ان کی زندگی میں ایمان و احتساب و اخلاص اور ان کے اعمال و عبادات میں کیفیات اور روح پیدا کرنے کی کوشش کرے، یہی حقیقت ہے اس بیعت و تربیت کی جس سے دین کے مخلص داعیوں نے اپنے اپنے وقت میں احیاء و تجدید دین اور اصلاحِ مسلمین کا کام لیا ہے، اور لاکھوں بندگانِ خدا کو "حقیقتِ ایمان اور درجۂ احسان" تک پہنچا دیا ہے، اس سلسلۂ زرّیں کے سر حلقہ اور گلِ سر سبد حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جن کا نام اور کام طبِ نبوی کی تاریخ میں سب سے زیادہ روشن اور نمایاں ہے، الفاظ و اصطلاحات اور علمی بحثوں سے الگ ہو کر اگر واقعات اور حقائق پر بنیاد رکھی جائے تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس دورِ انتشار میں (جو ابھی تک قائم ہے) اصلاح و تربیت کا اس سے زیادہ سہل اور عمومی اور اس سے زیادہ مؤثر اور کارگر ذریعہ نہیں ہو سکتا تھا۔

حضرت شیخ سے پہلے دین کے داعیوں اور مخلص خادموں نے اس راستہ سے کام کیا ہے اور ان کی تاریخ محفوظ ہے، لیکن حضرت شیخ نے اپنے محبوب و دلآویز شخصیت، خداداد روحانی کمالات، فطری علو استعداد اور ملکۂ اجتہاد سے اس طریقہ کو نئی زندگی بخشی، وہ نہ صرف اس سلسلہ کے نامور امام اور ایک مشہور سلسلہ (قادریہ) کے بانی ہیں، بلکہ اس نئے فن کی تدوین و ترتیب کا سہرا آپ ہی کے سر ہے، آپ سے پہلے وہ اتنا مدوّن و مرتب اور مکمل و منضبط نہ تھا، نہ اس میں اتنی عمومیت اور وسعت ہوئی تھی جتنی آپکی مقبولیت اور عظمت کی وجہ سے پیدا ہو گئی، آپکی زندگی میں لاکھوں انسان اس طریقہ سے فائدہ اٹھا کر ایمان کی حلاوت سے آشنا اور اسلامی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

زندگی اور اخلاق سے آراستہ ہوئے اور آپ کے بعد آپ کے مخلص خلفا اور باعظمت اہل سلسلہ نے تمام ممالکِ اسلامیہ میں دعوت الی اللہ اور تجدید ایمان کا یہ سلسلہ جاری رکھا جس سے فائدہ اٹھانے والوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بیان نہیں کرسکتا یمن، حضرموت، اور ہندوستان میں پھر حضرمی مشائخ و تجار کے ذریعہ جاوہ اور سماٹرا میں اور دوسری طرف افریقہ کے برِّاعظم میں لاکھوں آدمیوں کی تکمیلِ ایمان اور لاکھوں غیر مسلموں کے قبول اسلام کا ذریعہ بنا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ وجزاہ عن الاسلام خیر الجزاء

زمانہ پر اثر

حضرت شیخ کا وجود اس مادیت زدہ زمانہ میں اسلام کا ایک زندہ معجزہ تھا اور ایک بڑی تائید الٰہی آپ کی ذات آپکے کمالات، آپکی تاثیر اللہ تعالیٰ کے یہاں آپکی مقبولیت کے آثار اور خلق اللہ میں قبولیت و وجاہت کے کھلے ہوئے مناظر آپکے تلامذہ اور تربیت یافتہ اصحاب کے اخلاق اور انکی سیرت و زندگی سب اسلام کی صداقت کی دلیل اور اس کی زندگی کا ثبوت تھا اور اس حقیقت کا اظہار تھا کہ اسلام میں سچی روحانیت تہذیب نفس اور تعلق مع اللہ پیدا کرنے کی سب سے بڑی صلاحیت ہے اور اس کا خزانہ عامرہ کبھی جواہرت و نادرات سے خالی نہیں

وفات

ایک طویل مدت تک عالم کو اپنے کمالاتِ ظاہری و باطنی سے مستفید کرکے اور عالم اسلام میں روحانیت اور رجوع الی اللہ کا عالمگیر ذوق پیدا کرکے سنہ ۵۶۱ ھ بعمر ہبں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۹۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ صاحبزادہ حضرت شرف الدین عیسیٰ آپکی وفات کا حال بیان کرتے ہیں۔
جب آپ اس مرض میں بیمار ہوئے کہ جس میں انتقال فرمایا تو آپکے صاحبزادہ شیخ عبدالوہاب نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے کہ آپکے بعد اس پر عمل کروں، فرمایا ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہو اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرو اور نہ اس کے سوا کسی سے امید رکھو اور اپنے تمام ضروریات اللہ کے سپرد کر دو، صرف اسی پر بھروسہ رکھو اور سب کچھ اسی سے مانگو، خدا کے سوا کسی پر وثوق اور اعتماد نہ رکھو، توحید اختیار کرو کہ توحید پر سب کا اجماع ہے اور فرمایا کہ جب دل خدا کے ساتھ درست ہو جاتا ہے تو کوئی چیز اس سے چھوٹتی نہیں ہے اور نہ کوئی چیز اس سے باہر نکل کر جاتی ہے اور فرمایا میں مغز بے پوست ہوں اور اپنے صاحبزادوں سے فرمایا کہ میرے گرد سے ہٹ جاؤ، میں ظاہر میں تمہارے ساتھ ہوں اور باطن میں دوسروں کے ساتھ ہوں، میرے پاس تمہارے سوا اور لوگ و فرشتے حاضر ہیں، ان کے لئے جگہ خالی کردو اور ان کے ساتھ ادب کرو، یہاں بڑی رحمت نازل ہے، ان کیلئے جگہ تنگ نہ کرو اور آپ بار بار فرماتے تھے تم پر سلام اور خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں! اللہ میری اور تمہاری مغفرت کرے، بسم اللہ! آؤ اور واپس نہ جاؤ، اور یہ آپ ایک دن اور ایک رات برابر فرماتے رہے، اور فرمایا تم پر افسوس! مجھے کسی چیز کی پرواہ نہیں، نہ کسی فرشتے کی نہ ملک الموت کی، اے ملک الموت ہمارے کارساز نے تم سے زیادہ ہم کو بہت کچھ دے رکھا ہے، اور اس دن جس کی شب آپ نے رحلت فرمائی ایک بڑی سخت چیخ ماری تھی، اور آپکے دو صاحبزادے شیخ عبدالرزاق و شیخ موسیٰ فرماتے تھے کہ آپ بار بار دونوں ہاتھ اٹھا کر پھیلاتے اور فرماتے تھے تم پر سلام ہو، خدا کی رحمتیں اور برکتیں! حق کی طرف رجوع کرو اور صف میں داخل ہو، میں ابھی تمہارے پاس آیا، اور آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ نرمی کرو، پھر آپ پر امر حق آیا اور موت کے نشہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نے غلبہ کیا، اور آپ نے فرمایا، میرے اور تمہارے اور تمام خلق کے درمیان میں زمین و آسمان
کا فرق ہے، مجھے کسی پر قیاس نہ کرو، اور نہ کسی کو مجھ پر، پھر آپکے صاحبزادہ شیخ عبدالعزیز نے
آپکی تکلیف اور حال دریافت کیا تو فرمایا مجھ سے کوئی نہ پوچھے میں علم الٰہی میں پلٹے کھا رہا ہوں
اور آپکے صاحبزادہ شیخ عبدالعزیز نے آپکے مرض کو پوچھا تو فرمایا کہ میرے مرض کو نہ کوئی
جانتا ہے اور نہ کوئی سمجھتا ہے، نہ انسان نہ جن، نہ فرشتہ، خدا کے حکم سے خدا کا علم نہیں ٹوٹتا،
حکم بدل جاتا ہے اور علم نہیں بدلتا حکم منسوخ ہو جاتا ہے علم منسوخ نہیں ہوتا، اللہ جو چاہتا
ہے مٹاتا ہے اور باقی رکھتا ہے، اور اس کے پاس اصلی تحریر ہے جو کچھ وہ کرتا ہے اس
سے بازپرس نہیں ہوتی اور خلق سے بازپرس ہوتی ہے، صفات کی خبریں گذر رہی ہیں جیسی
آئی ہیں پھر آپکے صاحبزادہ شیخ عبدالجبار نے آپ سے پوچھا کہ آپکے جسم میں کہاں تکلیف
ہے؟ فرمایا میرے کل اعضاء مجھے تکلیف دے رہے ہیں مگر میرے دل کو کوئی تکلیف نہیں اور
وہ خدا کے ساتھ صحیح ہے پھر آپکا وقت اخیر آیا تو آپ فرمانے لگے میں اس خدا سے مدد
چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ پاک و برتر ہے، اور زندہ ہے جسے فوت ہونے کا
اندیشہ نہیں پاک ہے وہ جس نے اپنی قدرت سے عزت ظاہر کی، اور موت سے بندوں پر غلبہ
دکھایا، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں، اور آپکے صاحبزادہ شیخ
موسیٰ فرماتے تھے کہ آپ نے لفظ "تعزز" فرمایا اور یہ لفظ صحت کے ساتھ آپکی زبان سے
ادا نہ ہوا تب آپ بار بار اسے دہراتے تھے یہانتک کہ آپ نے آواز بلند اور سخت کرکے لفظ
"تعزز" اپنی زبان سے ٹھیک ٹھیک فرمایا پھر (تین بار) اللہ اللہ اللہ فرمایا، اس کے بعد
آپکی آواز غائب ہوگئی۔ اور زبان تالو سے چپک گئی اور روح مبارک رخصت ہوگئی رضی اللہ عنہ وارضاہ [1]

[1] التکملہ۔ رموز الغیب صفحہ ۱۸۹-۱۹۲

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حضرت شیخ اس دنیا سے تشریف لے گئے لیکن اپنے پیچھے دین کے داعیوں اور نفوس و اخلاق کے مربیوں کی ایک جماعت چھوڑ گئے جس نے آپ کے کام کو جاری رکھا۔ اور بڑھتی ہوئی غفلت اور مادیت کا مقابلہ کرتے رہے، ان میں سے جن عارفین و مصلحین نے دعوت و تذکیر اور تربیت نفوس کا کام پوری طاقت اور عمومیت سے جاری رکھا اور غفلت اور دنیا وی انہماک کا مقابلہ اور اخلاقی و نفسانی امراض کا علاج کیا، حضرت شیخ کے فیض یافتہ اور شیخ بغداد شیخ ابوالنجیب سہروردی کے بھتیجے اور خلیفہ شیخ الشیوخ ابوحفص شیخ شہاب الدین سہروردی (۵۳۹ھ – ۶۳۲ھ) سب سے زیادہ نمایاں اور ممتاز تھے، جو طریقہ سہروردیہ کے بانی، اور تصوف کی مقبول کتاب عوارف المعارف کے مصنف ہیں۔

ابن خلکان لکھتے ہیں:۔

"لم یکن فی آخر عمرہ فی عصرہ مثلہ وکان شیخ الشیوخ ببغداد" اخیر عمر میں ان کے زمانہ میں ان کی نظیر نہ تھی اور وہ بغداد کے سب سے بڑے شیخ اور اپنے فن میں مرجع تھے۔[1]

ابن النجار کہتے ہیں:۔

"انتهت الیہ الریاسۃ فی تربیۃ المرید ین و دعاء الخلق الی اللہ" (تربیت مریدین اور دعوت الی اللہ کے کام میں وہ مرجع خلائق تھے)

ابن خلکان کہتے ہیں: .... کہ ان کے زمانہ

---

[1] وفیات الاعیان ج ۳ صفحہ ۱۱۹ (المطبعۃ المصریۃ)

[2] مرآۃ الجنان للیافعی ج ۴ صفحہ ۸۱

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے مشائخ دور دور سے انکی طرف رجوع کرتے تھے اور استفادہ کرتے رہتے تھے۔ شیخ کے مواعظ سے خلق اللہ کو بہت نفع ہوا۔ ابن خلکان کے الفاظ ہیں:۔ "وکان لہ مجلس وعظ وعلیٰ وعظہ قبول کثیر ولہ نفس مبارک" (وہ اہتمام سے وعظ فرمایا کرتے تھے، انکے وعظ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی قبولیت عطا فرمائی اور انکے انفاس متبرکہ سے لوگوں کو بڑا نفع تھا)

تصوف کو بدعات سے پاک کرنے اور کتاب و سنت کو اس کا ماخذ بنانے کی کوشش میں حضرت شیخ کا تجدیدی حصہ ہے، انکی کتاب "عوارف المعارف" کو اگر اس فن کی قدیم کتابوں سے مقابلہ کر کے دیکھا جائے تو انکے اس تجدیدی کام کا اندازہ ہوتا ہے۔[۲]

اللہ تعالیٰ نے شیخ شہاب الدینؒ کو بڑے بلند پایہ اور عالی استعداد خلفاء عطا فرمائے جنھوں نے دعوت و تربیت کا کام بڑی قوت و وسعت کے ساتھ انجام دیا، ان کے صرف ایک خلیفہ شیخ الاسلام شیخ بہاء الدین زکریا ملتانیؒ سے ہندوستان میں جو فیض پہنچا اور خلق اللہ کو ہدایت ہوئی، وہ انکی جلالت قدر اور عظمت شان کیلئے کافی ہے۔

[۱] وفیات الاعیان ج ۲ صفحہ ۱۲۰ [۲] نواب صدیق حسن خاں مرحوم لکھتے ہیں:۔ "در تصوف مثل کتابے بہتر از عوارف نیست" تقصار جیود الاحرار" صفحہ ۶۳

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی چند تصنیفات

نبی رحمت
کاروان مدینہ
دو ہفتے ترکی میں
ایک اہم دینی دعوت
مغرب سے صاف صاف باتیں
دریائے کابل سے دریائے یرموک تک
ذکر خیر
خواتین اور خدمت دین
سوانح حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ
پیام انسانیت
تاریخ دعوت وعزیمت
سیرت سید احمد شہید
نقوش اقبال
سوانح حضرت رائے پوریؒ
قادیانیت
مشرق اوسط کی ڈائری
صحبتے با اہل دل
مکاتیب مولانا محمد الیاسؒ
مقام انسانیت
ہندستانی مسلمان
عالم عربی کا المیہ
معرکۂ ایمان و مادیت
جب ایمان کی بہار آئی
دو ہفتے مغرب اقصیٰ میں
حیات عبدالحی
مولانا الیاس اور انکی دینی دعوت
ارکان اربعہ
منصب نبوت

مکتبہ کوثر، ڈائمنڈ اپارٹمنٹس، جسمین روڈ، دھاراوی، بمبئی ۱۷

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com